امیر تحریک " حمیت اسلامی ۔ پاکستان"

## ہمارے عدالتوں کے مغرب زدہ فیصلے ؟

## خاندانی نظام انتشار واختلال کی زدمیں

ہم آپ کی توجہ حال ہی میں دیئے گئے لاہور ہائی کورٹ کے فیصلوں کی طرف مبذول کراتے ہیں۔ پہلا فیصلہ صائمہ کیس کے حوالے سے تھا، جس کو قومی اور بین الاقوامی " میڈیا" پر بہت وسیع پیمانے پر تشہیر دی گئی۔ یہ اکثریتی فیصلہ نہ صرف قرآن وسنت کے واضح احکام کے منافی ہے بلکہ اس سے اسلامی معاشرت کی روح بھی مجروح ہوئی ہے۔ عورتوں کی بے جا آزادی کے نام پر نکاح میں والدین کی رضامندی کی شرط اڑاکر ایک ایسے معاشرتی انقلاب کا راستہ کھول دیا گیا ہے۔ جس کی تباہ کاریاں مغرب میں خاندانی نظام اور سماجی واخلاقی ڈھانچے کو تتر بتر کر چکی ہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ کے ایک قول اور ائمہ احناف کی بعض تعبیرات کی بنیاد پر ایک بیہودہ عشق بازی کے نتیجے میں کیئے جانے والے جعلی نکاح کو " جائز" قرار دینا ان ائمہ عظام کے اقوال کو ان کے صحیح سیاق وسباق اور تناظر سے الگ رکھ کر رائے قائم کرنے کے مترادف ہے۔ اس فیصلے کے نتیجے میں جنسی بے راہ روی، لڑکے اور لڑکی کے آزادانہ میل ملاپ، رومانوی چلبلے پن اور خفیہ تعلقات کو عدالتی تحفظ مل گیا ہے۔

لاہور ہائی کورٹ کا دوسرا فیصلہ جسٹس عاقل مرزا کی طرف سے سامنے آیا ہے۔ جس میں انہوں نے قرار دیا ہے کہ ایک مسلمان گھرانے کی چاردیواری میں کسی غیر محرم کی موجودگی کوئی ایسا قابل اعتراض امر نہیں ہے جس کی بنیاد پر اس کے خلاف مقدمہ درج کرایا جاسکے۔ اس فیصلہ کے بعد چادر اور چاردیواری کے تقدس کا معاملہ محض اخلاقی بحث سے زیادہ نہ رہے گا۔ اس پر قانونی رہ جوئی نہیں ہوسکے گی۔

پاکستان کے قانونی ڈھانچے کو " سیکولرزم" کے زیر اثر لانے کی کوشش قیام پاکستان کے فوراً بعد ہی شروع کردی گئی تھی۔ لیکن مختلف مسالک کے علماء نے متحدہ جدوجہد کے ذریعے متفقہ 22 نکات پیش کرکے پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کو " قرارداد مقاصد" اسمبلی سے منظور کرانے پر مجبور کردیا تھا۔ اور وقتی طور پر " سیکولرزم" کے سیلاب کا خطرہ ٹل گیا تھا۔ لیکن جو بات " سیکولرلابی" پاکستان کے قانون سازاداروں سے نہ منواسکی، وہ پاکستان کی عدلیہ نے اپنے متعدد فیصلہ جات کے ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچا دی ہے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ پاکستان

کی عدلیہ کے فاضل ارکان چونکہ انگریزی قانون میں مہارت رکھتے ہیں اور ان کا نقطۂ نظر مغربی قانون کے ماہرین کی تشریحات سے مماثلت رکھتا ہے۔

مندرجہ بالا مقدمات کے فیصلہ جات سے پاکستان میں عدالتی سطح پر " سیکولرائزیشن " کی ایک نئی لہر سامنے آئی ہے۔ جس کے خطرناک مضمرات اور پاکستانی معاشرے پر اس کے غیر اخلاقی اثرات کا معروضی ادراک کر کے اس کے سدباب کے لئے متحدہ حکمت عملی وضع کرنا ضروری ہے۔

اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والی " اسلامی جمہوریہ پاکستان " ایک دفعہ پھر لادینیت اور ثقافتی استعماریت اور اسلام کے خلاف " مغربی میڈیا " کی اعصاب شکن یلغار کی زد میں ہے۔ فکری محاذ پر مغرب کے لئے سب سے بڑا چیلنج " اسلام " ہی پیدا کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کا وقار ختم کرنے کے لئے یہودی لابی ہر ممکن وسائل بروئے کار لارہی ہے۔

مندرجہ بالا عدالتی فیصلوں کے بعد پاکستان میں خاندانی نظام کا مستقبل شدید خطرات کا شکار ہوگیا ہے۔ چادر اور چاردیواری کا تحفظ عدالتی قانون سازی کے ذریعہ پامال ہورہا ہے۔ اسلام کی پاکیزہ اقدار کے مقابلے میں مغربی تہذیب کی آزدیوں کو سند قبولیت عدلیہ کے ایوانوں سے جاری ہے۔ پاکستان میں اسلام اور لادینیت کے درمیان کشمکش کے دوران اس سے پہلے کبھی لادینی لابی اس قدر " شاندار " فتوحات نہیں ملیں۔ ایسے حالات میں اگر آپ نے بروقت قوم کو صحیح قیادت مہیا نہ کی، اگر آپ نے اسلام پر ہونے والے ان حملوں پر مداہنت کا راستہ اختیار کیا، اگر آپ حسب معمول فقہی اختلافات کو اتحاد کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے رہے، اگر آپ نے جرات ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سیکولر استعمار کے مقابلے کے لئے متحدہ پلیٹ فارم پر آواز نہ اٹھائی تو پھر یقین جانئیے پاکستان مذہبی راہنماؤں کے ساتھ وہی سلوک ہوگا جس کا نظارہ اسلامی دنیا مصر، شام اور الجزائر جیسے ملکوں میں دیکھ چکی ہے۔

خدا کے لئے وقت کی آواز پر لبیک کہیں۔ مسجدوں کے منبر ہوں یا جلسہ گاہوں کے پلیٹ فارم اخبارات کے صفحات ہوں یا رسالہ جات کے ادارئیے، تبلیغی دورے ہوں یا سماجی محفلیں، سرفروشان اسلام کی طرف سے یک آواز ہوکر ایسا نعرہ للہیت بلند ہونا چاہئے کہ جس سے اسلام دشمنوں کے سینے لرز اٹھیں۔ آپ اپنے زیر اثر سچے مسلمانوں کو ترغیب دیں کہ وہ اس مسئلے کے متعلق اخبارات، صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان اور چیف جسٹس آف پاکستان کو خطوط لکھیں جس میں ان پر واضح کر دیں کہ اس ملک میں مغربی تہذیب کو غالب کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔